نحو میر اردو میں

مترجم: حذیفہ

رابطہ: huzaifah1993@gmail.com

مقدمہ مترجم

یہ اردو ترجمہ ہے سید شریف جرجانی کی نحو میر کا، جو عربی زبان کے قواعد کی اساسی و بنیادی کیتاب ہے، کہ جس نے اسے سیکھا اس نے عربی کے ہر قاعدۂ کلیہ کو حاصل کر لیا سوائے قواعد مستثنی کے کہ وہ مصنف کی تصنیف میں نہیں ہے، تو ہم نے بھی تو اسے چھوڑ دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلاۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ اجمعین اما بعد: جان لو، اَرْشَدَكَ اللّٰہُ تَعَالٰی، کہ عربی زبان میں استعمال ہونے والے لفظ کی دو قسمیں ہیں، مفرد و مرکب۔

- **مفرد** وہ لفظ ہے جو تنہاں معنی پر دلالت کرتا ہے، اور اس کو کلمہ کہتے ہیں، اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم جیسے رَجُلٌ، فعل جیسے ضَرَبَ و حرف جیسے هَلْ۔ جیسا کہ علم صرف میں معلوم ہوا۔

- اور **مرکب** وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کے بنا ہو، اور مرکب کی دو قسمیں ہیں مفید و غیر مفید۔
  - **مفید** وہ ہے کہ جب بولنے والا اسے بول چکے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو، اور اس کو جملہ و کلام کہا جاتا ہے، پھر جملہ کی دو قسمیں ہیں خبریہ و انشائیہ۔

- جان لو کہ **جملہ خبریہ** وہ ہے کہ جس کے بولنے والے کو صادق یا کاذب کہا جا سکے، اور اس کی دو قسمیں ہیں۔
  - ایک وہ کہ جس کا پہلا جز اسم ہوتا ہے اور اسے **جملہ اسمیہ** کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ یعنی زید عالم ہے۔ اس کا پہلا جز مسند الیہ ہے و اسے متبدا کہتے ہیں اور دوسرا جز مسند ہے و اسے خبر کہتے ہیں۔
  - دوسرا وہ کہ جس کا پہلا جز فعل ہوتا ہے اور اسے **جملہ فعلیہ** کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ یعنی زید نے مارا۔ اس کا پہلا جز مسند ہے جو کہ فعل ہے اور دوسرا مسند الیہ ہے و اسے فاعل کہتے ہیں۔

جان لو کہ **مسند** حکم ہوتا ہے و **مسند الیہ** وہ ہوتا ہے جس پر حکم لگاتے ہیں۔ اسم منسد و مسند الیہ دونوں ہوتا ہے، فعل مسند ہوتا ہے و مسند الیہ نہیں ہوتا، حرف نہ مسند ہوتا ہے و نہ مسند الیہ۔

- جان لو کہ **جملۂ انشائیہ** وہ جملہ ہے جس کے بولنے والے کو صادق یا کاذب نہ کہا جا سکے، اور اس کی چند قسمیں ہیں، **امر** جیسے اِضْرِبْ، **نہی** جیسے لا تَضْرِبْ، **استفہام** جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ، **تمنی** جیسے لَيْتَ زَيْدً حَاضِرٌ، **رجاء** جیسے لَعَلَ عَمْرًا غَائِبٌ، **عقود** جیسے بِعْتُ و اِشْتَرَيْتُ، **نداء** جیسے يَا اللّٰہُ، **عرض** جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا، **قسم** جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زیدًا، اور **تعجُّب** جیسے مَا اَحْسَنَهُ واَحْسِنْ بِہٖ۔

- **غیر مفید** وہ ہے کہ جب بولنے والا اسے بول چکے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو، اور اس کی تین قسمیں ہیں۔
  - پہلی **مرکب ایضافی** جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، جز اول کو **مضاف** و جز دوم **مضاف الیہ** کہتے ہیں، اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
  - دوسری **مرکب بنائی** اور وہ دو اسموں کو ایک اسم بنانا ہے اس طور پہ کہ دوسرے اسم میں ایک حرف شامل ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا اور تِسْعَةٌ وَعَشَرٌ تھا۔ پھر واو کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر دیا، تو ان دونوں میں سے ہر ایک مبنی ہو گئے سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا جز اول معرب ہے۔
  - تیسری **مرکب منع صرف** اور وہ دو اسموں کو ایک اسم بنانا ہے اس طور پہ کہ دوسرے اسم میں کوئی حرف شامل نہ ہو جیسے بَعْلَبَكُّ و حَضَرَمُوْتُ، اس کا پہلا جز مبنی اور دوسرا معرب ہوتا ہے اکثر نحات کے نزدیک۔

جان لو کہ کوئی بھی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا لفظا جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ و زَیْدٌ قَائِمٌ یا تقدیراً جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے اور اس سے زیادہ بھی ہوتا ہے و اس کی کوئی حد نہیں۔

جان لو کہ جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو اسم فعل و حرف کو ایک دوسرے سے جدا کرنا چاہیے، و غور کنا چاہیے کہ وہ معرب ہیں یا مبنی، عامل ہیں یا معمول، و جاننا چاہیے کہ کلمات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، تاکہ مسند و مسند الیہ ظاہر ہو جائیں و جملہ کا معنی بتحقیق معلوم ہو جائے۔

خیر **علامت اسم** یہ ہے کہ اس کے شروع میں الف لام یا حرف جر ہو جیسے الحَمْدُ و بِزَیْدٍ یا اس کے آخر میں تنوین ہو جیسے زَیْدٌ یا وہ مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا مضاف ہو جیسے غُلَامُ زیدٍ یا مصغَّر ہو جیسے قُرَیْشٌ یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ یا جمع ہو جیسے رِجَالٌ یا موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا اس کے آخر میں گول ة ہو جیسے ضَارِبَةٌ۔

اور **علامت فعل** یہ ہے کہ اس کے شروع میں قَدْ ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ یا سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ یا سَوْفَ ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ یا آخری حرف پر جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل ہو جیسے ضَرَبْتِ یا تائے ساکن ہو جیسے ضَرَبَتْ یا وہ امر ہو جیسے اِضْرِبْ یا نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ۔

اور **حرف کی علامت** یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی کوئی علامت نہیں ہوتی۔

جانلو کہ تمام حروف **مبنی** ہیں، اور افعال میں فعل ماضی و امر حاضر معروف اور وہ فعل مضارع جس کے آخر میں نون جمع مؤنث یا نون تاکید ہو مبنی ہے، اور اسماء میں اسم غیر متمکّن مبنی ہے، اور اسم متمکّن جب کہ ترکیب میں واقع ہو تو معرب ہے اور وہ فعل مضارع معرب ہے جس کے آخر میں نون جمع مونث و نون تاکید نہ ہو۔ یعنی کلام عرب میں صرف دو قسمیں معرب ہیں باقی سب مبنی ہیں۔ اور **اسم غیر متمکن** وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو، اور **مبنی الاصل** تین

ہیں فعل ماضی، امر حاضر معروف و تمام حروف۔ اور **اسم متمکن** وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

اور **اسمائے غیر متمکنہ** کی آٹھ قسمیں ہیں۔

- پہلی **مضمرات** جیسے اَنَا مَیں، ضَرَبْتُ میں نے مارا، اِیَّایَ خاص مجھ کو، ضَرَبَنِی مجھ کو مارا، لِی میرا۔ اور ان پانچ ضمائر میں مرفوع متصل کے چودہ صیغے ہیں ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبْتْ، ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ۔ اور چودہ مرفوع منفصل کے اَنَا، نَحَنُ، اَنْتَ ،اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِیَ، هُمَا، هُنَّ۔ اور چودہ منصوب متصل کے ضَرَبَنِی، ضَرَبَنَا، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَهُ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ۔ اور چودہ منصوب منفصل کے اِیَّایَ، اِیَّانَا، اِیَّاكَ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُمْ، اِیَّاكِ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُنَّ، اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ، اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ۔ اور چودہ مجرور متصل لِی، لَنَا، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ۔
- دوسری **اسمائے اشارات** جیسے ذَا، ذَانِ، ذَیْنِ، تَا، تِی، تِه، ذِه، ذِهِی، تِهِی، تَانِ، تَیْنِ اور اُولَاءِ بمد و اُوْلٰی بقصر۔
- تیسری **اسمائے موصولہ** جیسے الَّذِیْ، الَّذَانِ، الَّذَیْنِ، الَّذِیْنَ، اللَّتِی، اللَّتَانِ، اللَّتَیْنِ، اللَّاتِی، اللَّوَاتِی، مَا، مَنْ، اَیٌّ، اَیَّةٌ، الف لام بمعنی الَّذِی اسم فاعل و اسم مفعول میں جیسے الضَّارِبُ و المَضْرُوْبُ، و ذُوْ بمعنی الَّذِی بنی طے کی لغت میں جیسے جَاءَنِي ذُو ضَرَبَك، واضح رہے کہ اَیٌّ و اَیَّةٌ معرب ہیں۔
- چوتھی **اسمائے افعال** اور ان کی دو قسمیں ہیں ایک بمعنی امر حاضر جیسے رُوَیْدَ، بَلْهَ، حَیَّهَلْ، هَلُمَّ اور دوسری بمعنی فعل ماضی جیسے هَیْهَاتَ، شَتَّانَ۔
- پانچویں **اسمائے اصوات** جیسے اُحْ اُحْ، اُفْ، بَخَّ بَخَّ، غَاقْ۔
- چھٹویں **اسمائے ظروف، ظرف زمان** جیسے اِذْ، اِذَا، مَتٰی، كَیْفَ، اِیَانَا، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذَ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ جب کہ مضاف ہوں و مضاف الیہ محذوف منوی ہوں۔ و **ظرف مکان** جیسے حَیْثُ، قُدَّامُ، تَحْتَ، فَوْقَ جب کہ مضاف ہوں و مضاف الیہ محذوف منوی ہوں۔
- ساتویں **اسمائے کنایا** جیسے كَمْ و كَذَا عدد سے کنایہ ہیں، اور كَیْتَ و ذَیْتَ بات سے کنایہ ہیں۔
- آٹھویں **مرکب بنائی** جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

جان لو کہ اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ و نکرہ۔

- معرفہ وہ ہے جو کسی معین چیز کے لیے موضوع ہو اور اس کی نوں قسمیں ہیں، پہلی **مضمرات**، دوسری **اَعلام** یعنی نام جیسے زَیْدٌ و عَمْرٌو، تیسری اسمائے **اشارات**، چوتھی اسمائے **موصولہ** و ان دونوں قسموں کو **مبہمات** کہتے ہیں، پانچویں **معرفہ بنداء** جیسے یا رَجُلُ، چھٹویں **معرّف بالف لام** جیسے الرَّجُلُ، آٹھویں وہ جو ان میں سے کسی کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُهُ، غُلَامُ زَیْدٍ، غُلَامُ هَذَا، غُلَامُ الَّذِي عِنْدِي، غُلَامُ الرَّجُلِ۔
- اور **نکرہ** کسی غیر معیَّن شئے کے لیے وضع کیا ہوا اسم ہے جیسے رَجُلٌ و فَرَسٌ۔

اسم کی دو قسمیں ہیں مذکر و مؤنث۔

- **مذکر** وہ ہے کہ جس میں علامت تانیث نہ ہو جیسے رَجُلٌ و فَرَسٌ۔

- اور **مؤنث** وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث ہو جیسے اِمْرَاَۃٌ، و علامت تانیث چار ہیں، گول ۃ جیسے طَلْحَۃُ، الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی، الف ممدودہ حَمْرَآءُ و تائے مقدّر جیسے اَرْضٌ کہ اصل میں اَرْضَۃٌ تھا، جو کہ اُرَیْضَۃٌ کی دلیل سے معلوم ہوتا ہے، کیونکہ تصغیر میں اسم اپنے اصل وزن کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اور اسے **مؤنث سماعی** کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں حقیقی و لفظی۔
  - **حقیقی** کسی مذکر حیوان کے مقابل آنے والی مؤنث ہے جیسے اِمْرَاَۃٌ جو کہ رَجُلٌ کے مقابل ہے، و نَاقَۃٌ جو کہ جَمَلٌ کے مقابل ہے۔
  - **مؤنث لفظی** کسی مذکر حیوان کے مقابل نہ آنے والی مؤنث ہے جیسے ظُلْمَۃٌ و نُوْرٌ۔

اسم کی تین قسمیں ہیں واحد، تثنیہ و جمع۔

- **واحد** وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔
- اور **تثنیہ** وہ ہے جو دو پر دلالت کرے بسبب ایسے الف یا یَاءْ کے جن کے پہلے والا حرف مفتوح اور بعد والا نون مکسور ہو جیسے رَجُلَانِ و رَجُلَیْنِ دو مرد۔
- اور **جمع** وہ ہے جو دو سے زائد پر دلالت کرے، اس کے واحد کے وزن میں تغیر کی وجہ سے، لفظاً جیسے رِجَالٌ یا تقدیراً جیسے فُلْكٌ، قُفْلٌ کے وزن پر واحد ہے اور اس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے اُسْدٌ کے وزن پر۔

جمع کی لفظ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں تکسیر و صحیح۔

- **جمع تکسیر** وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے جیسے رِجَالٌ و مَسَاجِدُ اور جمع تکسیر کے اوزان ثلاثی میں سماعی ہیں و ان میں قیاس کی کوئی گنجائش نہیں ہے، بہر حال رباعی و خماسی میں فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ و جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ پاچویں حرف کے حذف کے ساتھ۔
- اور **جمع صحیح** وہ جمع جس میں واحد کا وزن سلامت رہے اور اس کی دو قسمیں ہیں جمع مذکر و جمع مؤنث۔
  - اور **جمع مذکر** وہ ہے جس کے آخر میں ایسا واو ہو جس کے پہلے والا مضموم ہو یا ایسی یاء ہو جس کے پہلے والا مکسور ہو اور آخر میں نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔
  - اور **جمع مؤنث** وہ ہے جس کے آخر میں الف و تاء ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

جان لو کہ معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں جمع قلت و جمع کثرت۔

- **جمع قلت** وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جاتی ہے اور اس کے چار اوزان ہیں اَفْعُلٌ جیسے اَكْلُبٌ، اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ، اَفْعِلَۃٌ جیسے اَعْوِنَۃٌ، فِعْلَۃٌ جیسے غِلْمَۃٌ۔ اور بغیر الف لام کے **جمع صحیح** جیسے مُسْلِمُوْنَ ومُسْلِمَاتٌ۔
- اور **جمع کثرت** وہ ہے جو دس اور اس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے اور اس کے اوزان مذکورہ چھے اوزان کے علاوہ ہیں۔

جان لو کہ اسم کے اعراب تین ہیں رفع، نصب و جر۔ اور اعراب کی شکلوں کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں۔

- پہلی **مفرد منصرف صحیح** جیسے زَیْدٌ، دوسری **مفرد منصرف جاری مجری صحیح** جیسے دَلْوٌ، تیسری **جمع تکسیر منصرف** جیسے رِجَالٌ، ان کی حالتِ رفع ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصب فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جر کسرہ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے جَاءَنِي زَیْدٌ ودَلْوٌ ورِجَالٌ، ورَاَیْتُ زَیْدًا ودَلْوًا ورِجَالًا، وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ وبِدَلْوٍ وبِرِجَالٍ۔
- اور چوتھی **جمع مؤنث سالم** ہے جس کی حالت رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب و جر کسرہ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے هُنَّ مُسَلِمَاتٌ ورَأَیْتُ مُسَلِمَاتٍ ومَرَرْتُ بِمُسَلِمَاتٍ۔
- اور پانچویں **غیر منصرف** ہے، اور یہ وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب موجود ہوں، اور اسباب منع صرف نوں ہیں عدل و وصف و تانیث و معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و وزنِ فعل و زائد الف نون جیسے عُمَرُ، اَحْمَرُ، طَلْحَةُ، زَیْنَبُ، اِبْرَاهِیْمُ، مَسَاجِدُ، مَعْدِیْكَرَبُ، اَحْمَدُ، عِمْرَانُ۔ ان کا رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب و جر فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَ عُمَرُ، ورَاَیْتُ عُمَرَ، وَمَرَرْتُ بِعُمَرَ۔
- اور چھٹویں **اسمائے ستہ مکبّرہ** جیسے اَخٌ، اَبٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذُوْ مَالٍ جب کہ یائے متکلم کے علاوہ کے جانب مضاف ہوں تو حالت رفع واو کے ساتھ، نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ ہوتی ہے جیسے جَاءَ اَبُوْكَ ورَاَیْتُ اَبَاكَ ومَرَرْتُ بِاَبِیْكَ۔
- ساتویں **تثنیہ** جیسے رَجُلَانِ اور آٹھویں **كِلَا** و **كِلْتَا** جب کہ یہ دونوں کسی ضمیر کی طرف مضاف ہوں، اور نویں **اِثْنَانِ** و **اِثْنَتَان،** اور ان کی حالت رفع ایسے الف کے ساتھ اور نصب و جر ایسے یا کے ساتھ ہوتی ہے جن کے پہلے والا مفتوح ہو اور بعد والا نون مکسور ہو جیسے جَاءَ رَجُلَانِ وكِلَاهُمَا واِثْنَانِ، ورَاَیْتُ رَجُلَیْنِ وكِلَیْهِمَا واِثْنَیْنِ، ومَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وبِكِلَیْهِمَا وبِاِثْنَیْنِ۔
- دسویں **جمع مذکر سالم** جیسے مُسْلِمُوْنَ، گیارہویں **اُوْلُوْ** اور بارہویں **عِشْرُوْنَ** سے **تِسْعُوْنَ** تک۔ ان کی حالت رفع ایسے واو کے ساتھ ہوتی ہے جس کے پہلے والا مضموم ہوتا اور نصب و جر ایسے یاء کے ساتھ ہوتی ہے جس کے پہلے والا مکسور ہوتا ہے جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ واُوْلُوْ مَالٍ وعِشْرُوْنَ رَجُلًا، ورَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ واُوْلِيْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا، ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ واُوْلِيْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا۔
- تیرہویں **اسم مقصور** اور یہ وہ اسم ہے جس میں الف مقصورہ ہو جیسے مُوْسٰی، چودھویں **غیز جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کے جانب مضاف ہو** جیسے غُلَامِيْ۔ یہ حالت رفع میں تقدیری ضمہ، حالت نصب میں تقدیری فتحہ اور حالت جر میں تقدیری کسرہ کے ساتھ ہوتے ہیں، اور لفظ میں ہمیشہ یکساں ہوتے ہیں جیسے جَاءَ مُوْسٰی وغُلَامِيْ، ورَاَیْتُ مُوْسٰی وغُلَامِيْ، ومَرَرْتُ بمُوْسٰی وغُلَامِيْ۔
- اور پندرہویں **اسم منقوص** اور یہ وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں ایسا یاء ہوتا ہے جس کے پہلے والا مکسور ہو جیسے قَاضِيْ، اس کی حالت رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ، حالت نصب لفظی فتحہ کے ساتھ اور حالت جر تقدیری کسرہ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے جَاءَ القَاضِيْ، ورَاَیْتُ القَاضِيَ، ومَرَرْتُ بِالقَاضِيْ۔
- سولہویں **جمع مذکر سالم** جبکہ یائے متکلم کے جانب مضاف ہو جیسے مُسْلِمِيَّ۔ حالت رفع تقدیری واو کے ساتھ، اور نصب و جر یاء کے ساتھ جس کے پہلے والا مکسور ہو، ہوتی ہے جیسے هٰؤُلَآءِ مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا پھر اضافت کہ وجہ سے واو و یا اکٹھا ہو گئے اور پہلا ساکن تھا تو اس کو یا سے بدل کر یا میں مدغم کر دیا تو ہوا مُسْلِمُيَّ پھر ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، ورَاَیْتُ مُسْلِمِيَّ، ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔

فعل مضارع کے اعراب چار ہیں رفع و نصب جزم۔ اعراب کی شکلوں کے اعتبار سے مضارع کی چار قسمیں ہیں۔

- پہلی **صحیح جو ضمیر مرفوع سے خالی ہو**، اس کا رفع ضمہ، نصب فتحہ اور جزم سکون کے ساتھ ہوتا ہے جیسے هُوَ یَضْرِبُ ولَنْ یَّضْرِبَ ولَمْ یَضْرِبْ۔
- دوسری **مفرد معتل واوی** جیسے یَغْزُو اور **یائی** جیسے یَرْمِيْ۔ ان کا رفع تقدیری ضمہ، نصب حقیقی فتحہ اور جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے جیسے هُوَ یَغْزُوْ ویَرْمِيْ، وَلَنْ یَّغْزُوَ ولَنْ یَّرْمِيَ، ولَمْ یَغْزُ ولَمْ یَرْمِ۔
- تیسری **مفرد معتل اَلِفِی** جیسے یَرْضَیٰ، رفع تقدیری ضمہ، نصب تقدیری فتحہ اور جزم خذفِ لام کے ساتھ ہوتا ہے جیسے هُوَ یَرْضَیٰ ولَنْ یَرْضَیٰ، ولَمْ یَرْضَ۔
- چوتھی **صحیح و معتل ضمائر کے ساتھ**، رفع میں اثباتِ نون کے ساتھ جیسے تثنیہ میں تو کہے گا هُمَا یَضْرِبَانِ ویَغْزُوَانِ ویَرْمِیَانِ ویَرْضَیَانِ، اور جمع مذکر میں تو کہے گا هُمْ یَضْرِبُوْنَ ویَغْزُوْنَ ویَرْمُوْنَ ویَرْضَوْنَ، اور واحد مؤنث حاضر میں تو کہے گا اَنتِ تَضْرِبِیْنَ وتَغْزِیْنَ وتَرْمِیْنَ وتَرْضَیْنَ۔ اور نصب و جزم میں نون کے حذف کے ساتھ جیسے تثنیہ میں تو کہے گا لَنْ یَضْرِبَا ولَنْ یَغْزُوَا ولَنْ یَرْمِیَا ولَنْ یَرْضَیَا ولَمْ یَضْرِبَا ولَمْ یَغْزُوَا ولَمْ یَرْمِیَا ولَمْ یَرْضَیَا، اور جمع مذکر میں تو کہے گا لَنْ یَضْرِبُوْا ولَنْ یَغْزُوْا ولَنْ یَرْمُوْا ولَنْ یَرْضَوْا ولَمْ یَضْرِبُوْا ولَمْ یَغْزُوْا ولَمْ یَرْمُوْا ولَمْ یَرْضَوْا، اور واحد مؤنث حاضر میں تو کہے گا لَنْ تَضْرِبِيْ ولَنْ تَغْزِيْ ولَنْ تَرْمِيْ ولَنْ تَرْضَيْ ولَمْ تَضْرِبِيْ ولَمْ تَغْزِيْ ولَمْ تَرْمِيْ ولَمْ تَرْضَيْ۔

اقسام عوامل

جان لو کہ **عواملِ اعراب** کی دو قسمیں ہیں **لفظی** و **معنوی**،

پہلی قسم

پہلی قسم لفظی ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں حروف، افعال و اسماء جنہیں ہم تین باب میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالی۔

پہلا باب

حروف عاملہ کے بیان میں اور اس میں دو فصلیں ہیں۔
پہلی فصل **اسماء میں عمل کرنے والے حروف** کے بیان میں اور ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

- پہلی قسم **حروف جر** اور وہ سات ہیں بَا، مِن، اِلٰی، حَتّٰی، فِی، لَام، رُبّ، واو قسم، تائے قسم، عَنْ، عَلٰی، کاف تشبیہ، مُذْ، مُنْذُ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا۔ یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کے آخر کو جر دیتے ہیں جیسے المَالُ لِزَیْدٍ۔
- دوسری قسم **حروف مشبہ بفعل** اور وہ چھے ہیں اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ۔ یہ حروف اپنے اسم کو منصوب کرتے ہیں اور خبر کو مرفوع، جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، میں زید اِنَّ کا اسم ہے اور قَائِمٌ اس کی خبر ہے۔ واضح رہے کہ اِنَّ و اَنَّ تحقیق کے لیے ہیں، کَانَ حرف تشبیہ ہے، لَکِنَّ حرف استدراک ہے، لَیْتَ حرف تمنی ہے اور لَعَلَّ حرف ترجی ہے۔
- تیسری قسم **مَا و لَا مشابہ بلَیْسَ**، یہ دونوں لَیْسَ کا عمل کرتے ہیں تو تو کہے گا مَا زَیْدٌ قَائِماً، اس میں زَیْدٌ مَا کا اسم ہے اور قَائِماً اس کی خبر۔
- چوتھی قسم **لائے نفی جنس**، اکثر اس لَا کا اسم منصوب مضاف ہوتا ہے، اور اس کی خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِیْ الدَّارِ۔ اور اگر اس کا اسم نکرۂ مفرد ہو تو فتحہ پر مبنی ہوگا جیسے لَا رَجُلَ فِیْ الدَارِ۔ اور اگر لَا کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ اس کا تکرار لازم ہوگا اور لا ملغٰی ہوگا یعنی عمل نہیں کرے گا جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِی ولَا عَمْرٌو۔ اور اگر اس کے بعد نکرۂ مفرد کے ساتھ دوسرا نکرۂ مفرد ہو تو اس میں پانچ صورتیں ممکن ہیں جیسے
  - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ،
  - وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ،
  - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ،
  - وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ،
  - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ۔
- ساتویں قسم **حروف ندا**، یہ پانچ ہیں یَا، اَیَا، هَیَا، اَیْ، ہمزۂ مفتوحہ۔ اور یہ حروف اس منادیٰ کو منصوب کرتے ہیں جو مضاف ہو جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ، یا مشابہ مضاف ہو جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا یا نکرۂ غیر معین ہو جیسے اندھے کا کہنا یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِی، اور اگر منادیٰ معرفۂ مفرد ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا جیسے یَا زَیْدُ، یَا زَیْدَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ، یَا مُوْسیٰ، یَا قَاضِیْ۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اَی و ہمزہ نزدیک کے لیے ہیں، اَیَا و هَیَا دور کے لیے ہیں، اور یا عام ہے۔

دوسری فصل **افعال میں عمل کرنے والے حروف** کے بیان میں اور ان کی دو قسمیں ہیں

- پہلی قسم **مضارع کو منصوب کرنے والے حروف**، یہ چار ہیں، پہلا اَنْ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ، اور اَنْ فعل کے ساتھ مل کر مصدر کا معنی دیتا ہے یعنی اُرِیْدُ قِیَامَكَ، اسی لیے اس کو اَن مصدرِیّہ کہا جاتا ہے۔ دوسرا لَنْ ہے جیسے لَن یَّخْرُجَ زَیْدٌ، اور لَنْ نفی تاکید کے لیے ہے۔ تیسرا کَیْ ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الجَنَّةَ۔ چوتھا اِذَنْ ہے جیسے اِذَنْ اُکْرِمَكَ اُس کے جواب میں جو کہے اَنَا آتِیكَ غَدًا۔ جان لو کہ پانچ حروف کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو منصوب کرتا ہے، حَتّٰی جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ البَلَدَ، لام جحد جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُم، واو بمعنی اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ جیسے لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ، واو صرف، لَام کئی، اور وہ فا جو چھے چیزوں کے جواب میں آتا ہے، امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی و عرض۔ اور ان کی مثالیں مشہور ہیں۔
- دوسری قسم **مضارع کو مجزوم کرنے والے حروف**، یہ پانچ ہیں لَمْ، لَمَّا، لام أمر، لائے نہی و اِنْ شرطیہ جیسے لَمْ یَنْصُرْ، لَمَّا یَنْصُرْ، لِیَنْصُرْ، لَا یَنْصُرْ، و اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ جان لو کہ اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ، پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، اور اِنْ مستقبل کے لیے ہے خواہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ، اس میں جزم تقدیری ہے کیونکہ ماضی معرب نہیں ہوتا۔ اور جان لو کہ جب اِنْ کی جزاء جملہ اسمیہ، أمر، نہی یا دعا ہو تو اس میں فا لازمی طور پر آتا ہے جیسے تیرا قول اِنْ تَأْتِیَنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ واِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ واِنْ اَتَاكَ عَمْرٌو فَلَاتُھِنْهُ واِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا۔

دوسرا باب

افعال کے عمل کے بارے میں
تمام افعال عمل کرنے والے ہیں، اور اعمال کے اعتابر سے ان کی دو قسمیں ہیں معروف و مجہول۔

- پہلی قسم **فعل معروف** ہے خواہ **لازم** ہو یا **متعدی**، فاعل کو مرفوع کرتا ہے جیسے قَامَ زَيْدٌ وضَرَبَ عَمْرٌو، اور چھے اسماء کو منصوب کرتا ہے، **مفعول مطلق** جیسے قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا وضَرَبَ عَمْرٌو ضَرْبًا، **مفعول فیہ** جیسے صُمْتُ يَوْمَ الجُمُعَةِ وجَلَسْتُ فَوْقَكَ، **مفعول معہ** جیسے جَاءَ البَرْدُ والجُبَّاتِ یعنی مع الجُبَّاتِ، **مفعول لہ** جیسے قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ وَضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا، **حال** جیسے جَاءَ زِيْدٌ رَاكِبًا، **تمییز** جس وقت کہ وہ فاعل کے جانب فعل کی نسبت کے ابہام کو دور کرے جیسے طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا، اور **فعل متعدی** مفعول بہ کو بھی منصوب کرتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا اور یہ عمل فعل لازم نہیں کرتا۔

جان لو کہ **فاعل** وہ اسم ہے کہ جس کے جانب فعل منسوب ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ، اور **مفعول مطلق** وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہوتا ہے اور اسی فعل کے معنی میں ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا، و قُمْتُ قِيَامًا میں قِيَامًا۔ اور **مفعول فیہ** اس چیز کا اسم ہے جس میں فعل واقع ہوتا ہے، اور اسے ظرف بھی کہا جاتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ظرف زمان جیسے صُمْتُ يَوْمَ الجُمُعَةَ میں يَوْمَ اور جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں عِنْدَ۔ اور **مفعول معہ** وہ اسم ہے جو واو بمعنی مع کے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے جَاءَ البَرْدُ والجُبَّاتِ میں الجُبَّاتِ۔ اور **مفعول لہ** وہ اسم ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے جس کے لیے فعل کیا گیا ہو جیسے قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ میں إِكْرَامًا۔ اور **حال** وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل کی ہیئت پر دلالت کرتا ہے جیسے جَاءَ زِيْدٌ رَاكِبًا میں رَاكِبًا، یا مفعول کی ہیئت پر جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُودًا میں مَشْدُودًا، یا فاعل و مفعول دونوں پر جیسے لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ میں رَاكِبَيْنِ، اور فاعل و مفعول کو ذُو الحَال کہا جاتا ہے جو اکثر معرفہ ہوتا اور اگر نکرہ ہو تو حال اس سے پہلے آتا ہے جیسے جَاءَ رَاكِبًا رَجُلٌ، اور حال کبھی جملہ ہوتا ہے جیسے رَأَيْتُ الأَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ۔ اور **تمییز** وہ اسم ہے جو عدد سے ابہام کو دور کرتا ہے جیسے عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا، یا وزن سے جیسے عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا، یا پیمائش سے جیسے عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا، یا مساحت سے جیسے مَا فِيْ السَمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سحابًا۔ اور **مفعول بہ** وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا۔ جان لو کہ یہ تمام منصوبات جملہ کے تمام ہونے کے بعد آتے ہیں اور جملہ فعل و فاعل پر تمام ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے المَنْصُوْبُ فَضْلَةٌ۔

جان لو کہ فاعل کی دو قسمیں ہیں،

- **مظہر** یعنی اسم ظاہر جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ۔
- و **مضمر** یعنی اسم ضمیر جس کی دو قسمیں ہیں۔
  - **ضمیر بارز** جیسے ضَرَبْتُ۔
  - و **ضمیر مستتر** جیسے زَيْدٌ ضَرَبَ کہ اس میں ضَرَبَ کا فاعل هُوَ ہے جو ضَرَبَ میں پوشیدہ ہے۔

اور جب فاعل مؤنث حقیقی مظہر ہو یا مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل میں علامت تانیث آتی ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ و هِنْدٌ قَامَتْ أی هِیَ۔ اور جب مؤنث غیر حقیقی مظہر ہو یا جمع تکسیر مظہر ہو تو دو وجہ جائز ہیں جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ۔

- دوسری قسم **فعل مجہول**، جان لو کہ یہ فاعل کے بجائے مفعول بہ کو مرفوع کرتا ہے اور باقی کو منصوب کرتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الجُمُعَةِ اَمَامَ الأمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا وَالخَشْبَةَ۔ اور فعل مجہول کو 'فعل ما لم یسم فاعله' کہتے ہیں، اور اس کے مرفوع کو 'مفعول ما لم یسم فاعله'۔

حان لو کہ فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں

- اول **متعدی بیک مفعول** جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔
- دوم **متعدی بدو مفعول جس میں ایک پر اکتفاء جائز ہو** جیسے اَعْطیٰ اور وہ جو اس کے معنی میں ہو۔ تو کہے گا اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا، اور یہاں اَعْطَیْتُ زَیْدًا کہنا بھی جائز ہے۔
- سوم **متعدی بدو مفعول جس میں ایک پر اکتفاء جائز نہ ہو** اور ایسا افعال قلوب میں ہوتا یعنی عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ، رَایْتُ، وَجَدْتُ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلاً وَظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔
- چہارم **متعدی بسہ مفعول** جیسے اَعْلَمَ، اَرٰی، اَنْبَأَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ جیسے اَعْلَمَ اللّٰهُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلاً۔

حان لو کہ ان مفعولات میں سے ہر ایک مفعول بہ بنتا ہے۔

جان لو کہ **افعال ناقصہ** سترہ ہیں کَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، اَصْبَحَ، اَضْحٰی، اَمْسٰی، عَادَ، آضَ، غَدا، رَاحَ، مَا زَالَ، مَا انْفَكَّ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِئَ، مَا دَامَ، لَیْسَ۔ یہ افعال فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ایک خبر بھی چاہتے ہیں، اسی لیے انہیں ناقص کہا جاتا ہے۔ اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ کو مرفوع و مسند کو منصوب کرتے ہیں جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔ اور مرفوع کو کان کا اسم و منصوب کو کان کی خبر کہتے ہیں، باقی کو اسی پر قیاس کر لو۔ اور جان لو کہ ان میں سے بعض افعال بعض حالت میں فاعل ہی پر تمام ہو جاتے ہیں جیسے کَانَ مَطَرٌ بارش ہوئی حَصَلَ کے معنی میں ہے، اور اس کو **کان تامہ** کہتے ہیں اور کان کبھی **زائدہ** بھی ہوتا ہے۔

فصل جان لو کہ **افعال مقاربہ** چار ہیں عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ، اَوْشَكَ۔ یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور کَانَ کی مثل اسم کو مرفوع کرتے ہیں اور خبر کو منصوب، اور ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے اَنْ کے ساتھ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ، یا بغیر اَنْ کے جیسے عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ، اور کبھی فعل مضارع اَنْ کے ساتھ عَسٰی کا فاعل ہوتا ہے و تب خبر کی حاجت نہیں ہوتی جیسے عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ، اس میں مضارع مصدر کے معنی میں ہے مرفوع کے مقام پر، اور اس کے بعد زَیْدٌ مصدر کا فاعل ہے۔

جان لو کہ **افعال مدح و ذم** چار ہیں نِعْمَ وحَبَّذَا مدح کے لیے ہیں، و بِئْسَ وسَاءَ ذم کے لیے ہیں۔ اور جو ان کے فاعل کے بعد آئے وہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔ و اس کی شرط یہ ہے کہ فاعل معرف بالام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، یا معرف بالام کے جانب مضاف ہو جیسے نِعْمَ

صَاحِبُ القَوْمِ زَیْدٌ، یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمییز نکرۂ منصوب ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ، اس میں نِعْمَ کا فاعل ھُوَ ہے جو نِعْمَ میں پوشیدہ ہے اور رَجُلًا منصوب ہے ھُوَ کی تمییز کے لیے جو کہ مبہم ہے۔ اور حَبَّذَا زَیْدٌ میں حَبَّ فعل مدح ہے و ذَا فاعل ہے و زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے، اور ایسے ہی بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، وسَآءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو ہے۔

جان لو کہ **افعال تعجب** کے ہر ثلاثی مجرد کے مصدر سے دو صیغے آتے ہیں۔

- پہلا صیغہ **مَا اَفْعَلَهُ** جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا، اس کی تقدیری اَیُّ شَيْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا ہے، مَا بمعنی اَیُّ شَيْءٍ رفع کے قائم مقام ہے مبتدا ہونے کی وجہ سے و اَحْسَنَ بھی رفع کے قائم مقام ہے مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے و اَحْسَنَ کا فاعل ھُوَ ہے جو اس میں پوشیدہ ہے و زَیْدًا مفعول بہٖ ہے۔
- اور دوسرا صیغہ **اَفْعِلْ بِہٖ** جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ، اس میں اَحْسِنْ صیغہ امر ہے جو خبر کے معنی میں ہے اور اس کی تقدیری اَحْسَنَ زَیْدٌ ہے یعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ ہے، و باء زائد ہے۔

تیسرا باب

اسمائے عاملہ کے عمل کے بیان میں، اور یہ دس قسم کے ہیں۔

- پہلی **اسمائے شرطیہ** بمعنی اِنْ، یہ نوں ہیں مَنْ، مَا، اَیْنَ، مَتٰی، اَیٌّ، اَنّٰی، اِذْمَا، حَیْثُمَا، مَہْمَا۔ یہ فعل مضارع کو مجزوم کرتے ہیں جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ومَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ واَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ ومَتٰی تَقُمْ اَقُمْ واَیُّ شَیْءٍ تَأْکُلْ آکُلْ واَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ واِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ وحَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ ومَہْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ۔

- دوسری **اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی** جیسے هَیْهَاتَ، شَتَّانَ سَرْعَانَ۔ یہ اسم کو فاعلیت کے بناء پر مرفوع کرتے ہیں جیسے هَیْهَاتَ یَوْمُ العِیْدِ ای بَعُدَ۔

- تیسری **اسمائے افعال بمعنی امر حاضر** جیسے رُوَیْدَ، بَلْهَ، حَیَّهَلْ، عَلَیْكَ، دُوْنَكَ، هَا۔ یہ اسم کو مفعولیت کے بنا پر منصوب کرتے ہیں جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا ای اَمْهِلْهُ۔

- چوتھی **اسم فاعل** بمعنی حال یا استقبال، یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے بشرط کہ چھے چیزوں میں سے کسی پر اعتماد کئے ہو، متداء پر فعل لازم میں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ اور متعدی میں جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا، موصوف پر جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَکْرًا، موصول پر جیسے جَاءَنِی القَائِمُ اَبُوْهُ عَمْرًا، ذو الحال پر جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا، ہمزۂ استفہام پر جیسے أ ضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا، یا حرف نفی پر جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ ہر وہ عمل جو قَامَ و ضَرَبَ کرتے ہیں وہ قَائِمٌ و ضَارِبٌ بھی کرتے ہیں۔

- پانچویں **اسم مفعول** بمعنی حال یا استقبال، یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے بشرط کہ مذکورہ چیزوں میں سے کسی پر اعتماد کیے ہو جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ وعَمْرٌو مُعْطًی غُلَامُهُ دِرْهَمًا وبَکْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهُ فَاضِلًا وخَالِدٌ مُخْبَرٌ ابْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا۔ ہر وہ عمل جو ضَرَبَ اَعْطٰی عَلَّمَ اَخْبَرَ کرتے ہیں وہی عمل مَضْرُوْبٌ، مُعْطًی، مَعْلُوْمٌ، مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

- چھٹویں **صفت مشبّہ**، یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے بشرط کہ مذکورہ چیزوں میں سے کسی پر اعتماد کیے ہو جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ۔ ہر وہ عمل جو حَسُنَ کرتا ہے حَسَنٌ بھی کرتا ہے۔

- ساتویں **اسم تفضیل**، یہ تین طرح استعمال ہوتا ہے۔ مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، الف ولام کے ساتھ جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ الاَفْضَلُ، یا اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ القَوْمِ۔ اور یہ اپنے فاعل میں عمل کرتا ہے جو یہاں هُوَ ہے و اَفْضَلُ میں پوشیدہ ہے۔

- آٹھویں **مصدر**، بشرط کہ مفعول مطلق نہ ہو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے جیسے اَعْجَبَنِی ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا۔

- نویں **اسم مضاف،** یہ مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے جیسے جَاءَنِی غُلَامُ زَیْدٍ، جاننا چاہیے کہ یہاں حقیقت میں لام مقدر ہے کہ اس کی تقریدی ہے غُلَامُ لِزَیْدٍ۔

- دسویں **اسم تام،** تمییز کو منصوب کرتا ہے اور اسم تام کے آخر میں یا تو تنوین ہوتی ہے جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یا تقدیری تنوین جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وزَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْكَ مَالًا، یا نون تثنیہ جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا، یا نون جمع جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا، یا مشابہ بہ نون جمع جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا تا تِسْعُوْنَ، یا وہ مضاف ہوتا ہے جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُهُ عَسْلًا۔

- گیارہویں **اسمائے کنایہ** عدد کے لیے، یہ دو لفظ ہیں کَمْ و کَذَا، و کَم کی دو قسمیں ہیں استفہامیہ و خبریہ۔ کَمْ استفہامیہ تمییز کو منصوب کرتا و ایسے ہی کَذَا بھی ہے جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ، عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا، و کَمْ خبریہ تمییز کو مجرور کرتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ وکَمْ دَارٍ بَنَیْتُ، اور کبھی تمییر پر حرف جار مِنْ آتا ہے جیسے قولہ تعالیٰ کَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰاتِ۔

دوسری قسم

عوامل معنوی کے بیان میں، جان لو کہ عوامل معنوی کی دو قسمیں ہیں۔

- پہلی ابتدا یعنی عوامل لفظی سے خالی ہونا، مبتدا و خبر کو دونوں کو مرفوع کرتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، اور کہا گیا کہ زید متبدا ہے جو ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہے اور قَائِمٌ مبتدا کی خبر ہے جو ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور یہاں دو اور مذاہب ہیں ایک یہ کہ ابتدا عامل ہے متبدا میں و مبتدا خبر میں، و دوسرا یہ ہے کہ مبتدا و خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہے۔
- اور دوسری فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا فعل مضارع کو مرفوع کرتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ، یہاں یَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ وہ ناصب و جازم سے خالی ہے۔ عوامل نحو اللہ کی طوفیق و مدد سے تمام ہوئے۔

خاتمہ

اس خاتمہ کے متفرق فوائد ہیں تو اس کا جاننا واجب ہے اور یہ تین فصل پر ہے۔

- فصل اول **توابع** کے بارے میں، جان لو کہ تابع وہ لفظ ہوتا ہے جو لفظ سابق کے بعد آتا ہے سابق کے اعراب پر اسی کی جہت سے۔ اور لفظ سابق کو متبوع کہتے ہیں، و تابع کا حکم یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کے موافق ہوتا ہے۔ اور تابع کی پانچ قسمیں ہیں۔

- پہلی **صفت**، یہ وہ تابع ہے جو متبوع میں موجود معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ یا متبوع کے متعلق میں موجود معنی پر دلالت کرتا ہے جَاءَنِی رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ یا اَبُوْهُ مثلًا۔
  - پہلی صورت میں تابع دس چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتا ہے، تعریف و تنکیر، تذکیر و تأنیس، واحد و تثنیہ و جمع، رفع و نصب و جر جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ وَرَجُلَانِ عَالِمَانِ وَرِجَالٌ عَالِمُوْنَ وَاِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ وَاِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَنِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ۔
  - اور دوسری صورت میں پانچ چیزوں متبوع کے موافق ہوتا ہے، تعریف و تنکیر، رفع و نصب و جر جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ۔ جان لو کہ جملہ خبریہ نکرہ کی صفت ہو سکتا ہے جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ، و تب جملہ میں نکرہ کے جانب لوٹنے والی ضمیر آتی ہے۔

- دوسری **تاکید**، یہ وہ تابع ہے جو متبوع کے حال کو نسبت میں یا شمول میں مؤکد کرتا ہے تاکہ سن نے والے کو کوئی شک نہ رہے، و تاکید کی دو قسمیں ہیں لفظی و معنوی۔ تاکید لفظی لفظ کے تکرار سے ہوتی ہے ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ وضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ واِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔ و تاکید معنوی آٹھ لفظ سے ہوتی ہے اور وہ ہیں نَفْسٌ، عَیْنٌ، کِلَا، کِلْتَا، کُلٌّ، اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَتْبَعُ، اَبْصَعُ جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ نَفْسُهُ وَجَاءَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسَهُمَا وَجَاءَنِی الزَّیْدُونَ اَنْفُسَهُمْ و عَیْنٌ کو اسی پر قیاس کر لو، وَجَاءَنِی الزَّیْدَانِ کِلَاهُمَا وَالهِنْدَانِ کِلْتَاهُمَا و کِلَا و کِلْتَا تثنیہ کے لیے خاص ہیں، وَجَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ اَتْبَعُوْنَ اَبْصَعُوْنَ۔ جان لو کہ اَکْتَعُ اَتْبَعُ اَبْصَعُ تابع ہوتے ہیں اَجْمَعُ کے لہذا اس کے بنا نہیں آتے اور نہ اس کے پہلے آتے ہیں۔

- تیسری **بدل**، یہ وہ تابع ہے کہ مقصود اس سے بدل جاتا ہے، اور اس کی چار قسمیں ہیں بدلُ الکل، بدل الاشتمال، بدل الغلط و بدل البعض۔
  - **بدل الکل** وہ ہے جس کا مدلول مبدَّل منہ کا مدلول ہو جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ اَخُوْكَ۔
  - **بدل البعض** وہ ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جز ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسَهُ۔
  - **بدل الاشتمال** وہ ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبَهُ۔

- **بدل الغلط** وہ ہے کہ کوئی غلط لفظ بولنے کے بعد دوسرے لفظ سے اس کو درست کیا جائے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

- چوتھی **عطف بحرف**، یہ وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آتا ہے اور اپنے متبوع کی نسبت سے مقصود ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ وَعَمْرٌو، اور حروف عطف دس ہیں جنہیں ہم فصل سوم میں ذکر کریں گے۔

- پانچویں **عطف بیان**، یہ وہ تابع ہے جو صفت کے علاوہ ہوتا ہے و اپنے متبوع کو واضح کرتا ہے جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ جب کہ عَلم زیادہ مشہور ہو، اور جَاءَنِی زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو جب کنیت زیادہ مشہور ہو۔

- فصل دوم **منصرف** و **غیر منصرف** کے بیان میں۔ منصرف وہ ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو اور غیر منصرف وہ ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں۔ اور اسباب منع صرف نو ہیں **عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل و الف نون زائد**۔ تو عُمَرُ میں عدل و علم ہیں، ثُلٰثُ و مَثْلَثُ میں صفت و عدل ہیں، طَلْحَۃُ میں ثانیث و علم ہیں، زَیْنَبُ میں تانیث معنوی و علم ہیں، حُبْلیٰ میں تانیث بالف مقصورہ ہے و حَمْرَآءُ میں تانیث بالف ممدودہ ہے اور یہ دو مؤنث دو اسباب کے قائم مقام ہیں، مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ میں جمع منتہی الجموع ہے و یہ بھی دو اسباب کے قائم مقام ہے، اِبْرَاھِیْمُ میں عجمہ و علم ہیں، اَحْمَدُ میں وزن فعل و علم ہیں، سُکْرَانُ میں الف نون زائد و وصف ہیں، عُثْمَانُ میں الف نون زائد و علم ہیں۔ اور غیر منصرف کی تحقیق دوسری کتابوں سے ہوگی۔

- فصل سوم **حروف غیر عاملہ** کے بیان میں، اور اس کی سولہ قسمیں ہیں۔
  - پہلی **حروف تنبیہ** اور وہ تین ہیں اَلَا، اَمَا، ھَا۔
  - دوسری **حروف ایجاب** اور وہ چھے ہیں نَعَمْ، بَلٰی، اَجَلْ، اِیْ، جَیْرِ، اِنَّ۔
  - تیسری **حروف تفسیر** اور وہ دو ہیں اَیْ، اَنَّ کقولہ تعالی وَنَادَیْنٰہُ أَنْ یَّا إِبْرَاھِیمُ۔
  - جوتھی **حروف مصدریہ** اور وہ تین ہیں مَا، اَنْ، اَنَّ۔ مَا و اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کا معنی دیتے ہیں۔
  - پانچویں **حروف تحضیض** اور وہ چار ہیں اَلَّا، ھَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔
  - چھٹویں **حرف توقع** اور وہ قَدْ ہے۔ جو ماضی میں تحقیق کے لیے ہوتا ہے یا ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لیے، اور مضارع میں تقلیل کے لیے ہوتا ہے۔
  - ساتویں **حروف استفہام** اور وہ تین ہیں مَا، ہمزہ، ھَلْ۔
  - آٹھویں حرف ردع اور وہ کَلَّا ہے بمعنی درست ہونا و حق پر لوٹنا جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔
  - نویں **تنویں** اور وہ پانچ ہیں
    - تنوین تمکن جیسے زَیْدٌ۔
    - تنوین تنکیر جیسے صَہٍ یعنی اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا، بہر حال صَہْ بغیر تنوین کے تو اس کا معمی ہوا اُسْکُتِ السُکُوْتَ الآنَ۔

- تنوین عوض جیسے یَوْمِئذٍ۔
- تنوین مقابلہ جیسے مسلمات۔
- تنوین ترنّم جو شعر کے آخر میں آتی ہے جیسے

اَقَلِّیْ اللَّوْمَ عَاذِلَ والعِتَابَنْ
وَقُوْلِيْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

اور تنویں ترنم اسم، فعل و حرف تینوں پر آتی ہے۔ اور پہلے کی چار تو اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

- دسویں فعل مضارع کے آخر کا **نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ** جیسے اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ۔
- کیارہویں **حروف زیادت** اور وہ آٹھ ہیں اِنْ، مَا، اَنْ، لَا، مِنْ، کَافْ، بَا، لَامْ۔ آخر کے چار حروف جر میں ذکر کیے جا چکے ہیں۔
- بارہویں **حروف شرط** اور وہ دو ہیں اَمَّا، لَوْ۔ اور اَمَّا تفسیر کے لیے ہے اور اس کے جواب میں فا لازم آتا ہے کقولہ تعالی فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ۔ اور لَوْ پہلے کے نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے کی نفی کے لیے ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔
- تیرہویں **لَوْلَا** اور وہ پہلے کے ہونے کی وجہ سے دوسرے کی نفی کے لیے ہے جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔
- چودہویں **لام مفتوح** اور وہ تاکید کے لیے ہے جیسے زَیْدٌ لَاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔
- پندرہویں **مَا** جو مَادَمَا کے معنی میں ہو جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الاَمِیْرُ۔
- سولہویں **حروف عطف** اور وہ دس ہیں وَاوْ، فَا، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، لَا، بَلْ، لَاكِنْ۔

تَمَّ الكِتَابْ